بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۸ نبوت ۱۳۴۴ ہش ۲۳ رجب ۱۳۸۵ھ ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۶۶

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۷ نومبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت انفلوئنزا کی وجہ سے ناساز ہے۔ گزشتہ رات بخار بھی ہو گیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

- ربوہ ۱۷ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا بخار تو بفضلہ تعالیٰ اتر گیا ہے۔ لیکن خون میں ابھی انفیکشن چل رہی ہے۔ گو پہلے کی نسبت کم ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ۵۱ سال قبل کی ایک پیشگوئی جو بڑی شان سے پوری ہوئی

خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جماعت کو ہر طرح متحد و متفق رکھا اور اسے پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء

حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث مرزا ناصر احمد صاحب نصرہ اللہ تعالیٰ و ایدہ کا سب سے پہلا خطبہ جمعہ جو حضور نے ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء کو دیا۔ خطبہ دینے کے لئے حضور نصرہ اللہ تعالیٰ وایدہ ۱۲ بجکر ستاون منٹ پر مسجد مبارک میں تشریف لائے اور دوسری اذان کے بعد پورے ایک بجے خطبہ شروع فرمایا اور ایک بجکر انتیس منٹ پر یہ خطبہ ختم ہوا ایک بجکر چالیس منٹ پر نماز جمعہ ادا کر کے حضور واپس قصرِ خلافت میں تشریف لے گئے۔ (خاکسار مرتب محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا انچارج شعبہ زود نویسی)

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین ۔ الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

فرمایا:۔

میرا ارادہ تو ایک اور مضمون کے متعلق کچھ کہنے کا تھا لیکن گزشتہ رات میں الفضل کا ایک پرانا فائل ۱۹۱۴ء کا دیکھ رہا تھا تو میری توجہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تقریر کے اقتباس کی طرف مبذول کی جس میں میں نے ایک زبردست پیشگوئی کو دیکھا جو اِن گزشتہ چند دنوں میں پوری ہوئی۔ تب میں نے ارادہ کیا کہ اس مضمون کو چھوڑ کر میں اس پیشگوئی کے متعلق اپنے دوستوں کے سامنے کچھ بیان کروں۔ لیکن اس پیشگوئی کو سمجھنے کے لئے اس پس منظر کو جس میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی سمجھنا ضروری ہے۔ اس لئے مختصر طور پر میں ۱۹۱۴ء کے کچھ حالات بیان کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد بعض احمدیوں کی مرضی یا پسندیدگی کے خلاف جماعت احمدیہ ایک ہاتھ پر متفق اور متحد ہو گئی اور مجبوراً ان لوگوں کو بھی جن کی طرف میرا اشارہ ہے اور آپ بھی سمجھتے ہیں، احباب جماعت کی اکثریت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

یہ پہلی خلافت تھی جو جماعت احمدیہ میں قائم ہوئی۔ یہ تھوڑا سا زمانہ جو پہلی خلافت کا تھا اس کو کسی نہ کسی طرح اس گروہ نے گزار دیا لیکن جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کے نزدیک یہ وہ موقعہ تھا جب وہ اپنی رائے کو جس طرح بھی ہو جماعت میں قائم کرنے کا امکان پاتے تھے۔ اُس وقت اس گروہ نے یکے بعد دیگرے تین موقف اختیار کئے۔

پہلے تو یہ کہا کہ جماعت احمدیہ میں خلیفہ کا وجود ہی ضروری نہیں۔ خلافت ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ ان کے مقابلہ میں جماعت کی اکثریت کو (ایسی اکثریت جس میں یہ اکابر کہلانے والے یا اپنے کو اکابر سمجھنے والے شامل نہ تھے) اور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بے قراری، ایک بے چینی لاحق تھی اور ایک موت کی سی کیفیت نظر آتی ہے کہ یا اللہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ تُو نے مسلمانوں کو خلافت کا وعدہ دیا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب تک قرونِ اولیٰ میں خلافت قائم رہی مسلمان ترقی پر ترقی کرتے چلے گئے اور جب ان کی کمزوریوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں کی وجہ سے خلافت کا انعام ان سے چھین لیا گیا تو اس کے بعد جو اسلام کی بادشاہت قائم ہوئی۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

وہ اس خلافت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہ تھی۔ محض ہیچ تھی۔ اب پھر ہم پر اے خدا! تونے انعام کیا تھا۔ تونے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منہاج نبوت پر مبعوث فرمایا جس کے متعلق تونے خود فرمایا تھا کہ ان کے وجود میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ایک کامل مماثلت پائی جاتی ہے اور جو ایسا نہیں سمجھتا خود اس کی سمجھ کا قصور ہے۔ اس وجود کے بعد سلسلہ احمدیہ میں خلافت قائم ہوئی۔ لیکن ابھی چھ سال نہیں گزرے کہ ایک گروہ کھڑا ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ خلافت کی ضرورت ہی نہیں۔

آپ (حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے کہا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں کی خوشامدیں کیں، بہتیرا سمجھایا کہ خدا کے لئے خلافت کی برکت کو مت ٹھکراؤ تم میں سے کوئی خلیفہ منتخب ہو جائے میں ذمہ لیتا ہوں کہ میں اور میرے دوسرے دوست اور رشتہ دار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ وہ سب اس کی بیعت کر لیں گے۔ اور پوری پوری اطاعت کریں گے۔

اُس وقت حضور کے دل میں یہ لگن تھی کہ خلافت جماعتِ احمدیہ کے ہاتھ سے نہیں نکلنی چاہیئے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے کہ کون خلیفہ بنتا ہے اور کون نہیں بنتا۔ لیکن خلافت کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ ہی جماعت ترقی کر سکتی ہے اور نہ ہی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی وارث بن سکتی ہے۔

لیکن کسی طرح بھی یہ لوگ اس طرف نہ آئے۔ جب آئے تو انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ اچھا کوئی شخص خلیفہ مقرر ہو جائے لیکن اس کی بیعت جماعت پر لازمی قرار نہ دی جائے۔ یہ دوسرا مؤقف تھا جو انہوں نے اختیار کیا۔ خدائے تعالےٰ کا تصرف ایسا تھا کہ اس قسم کی باتیں یہ لوگ خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی کیا کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفہ اوّل رض کے مُنہ سے ہی ان کو جواب دے دیا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر اسی قسم کا اعتراض کیا گیا تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا وہ اخبار بدر ۲۳۔ مارچ ۱۹۱۱ء میں چھپ چکا ہے۔

"ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے؟ فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے سے پہلے اس بات کو مقدّم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔"

اسی طرح ۹۔ جولائی ۱۹۰۸ء کے اخبار بدر میں جو ڈائری شائع ہوئی ہے اس میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ آپ نے یہ فرمایا کہ:۔

"کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو مسیح موعودؑ اور مہدی مسعود مانتے ہیں تو اب علاّمہ نورالدین کی بیعت کی کیا ضرورت ہے ۔۔۔۔ ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود ذمّہ دار ہے ۔۔۔۔ ہر ایک کو بیعت کے لئے خط لکھنا چاہیئے تا وہ اس فیض سے حصّہ لے جو ید اللہ علی الجماعۃ میں مذکور ہے۔"

مطلب واضح ہے کہ اگر تم خلافت کی بیعت نہیں کرو گے اور ویسے ہی اپنی چالاکیوں اور ہشیاریوں میں پڑے رہو گے تو پھر تمہیں وہ فضل حاصل نہیں ہو سکتا جو ید اللہ علی الجماعۃ کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔ یعنے خدا تعالےٰ اپنی رحمت کا ہاتھ، خدا تعالےٰ اپنی حفاظت کا ہاتھ، خدا تعالےٰ اپنی امان کا ہاتھ، خدا تعالےٰ اپنی برکتوں کا ہاتھ تمہارے سر پر سے اُٹھا لے گا۔ اگر تم خدا تعالےٰ کی رحمتیں حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اس بات کے خواہشمند ہو کہ خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں اور اس کی برکتوں اور اس کی حفاظت اور اس کی امان کا ہاتھ تمہارے سروں پر رہے تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم ایک ہاتھ پر بیعت کر کے جمع ہو جاؤ۔

جب انہوں نے دیکھا کہ اس مسئلہ میں بھی اکثریت ہماری رائے کے خلاف صداقت پر مضبوطی سے قائم ہے تو پھر انہوں نے تیسرا مؤقف اختیار کیا۔ اور وہ یہ کہ بے شک خلیفہ کا انتخاب کرو اور خلیفہ بنا لو۔ بے شک اس کی بیعت کو بھی لازمی قرار دے لو ہم بیعت کر لیں گے لیکن وہ خلیفہ صدر انجمن کا حاکم نہیں ہو گا بلکہ اگر تم نے خلیفہ بنانا ہی ہے تو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت خلیفہ مقرر کرو۔

یہ اس قدر مضحکہ خیز بات تھی کہ کوئی سمجھدار انسان اس کو اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس وقت جس تڑپ کے ساتھ۔ جس درد کے ساتھ۔ جس عاجزی اور انکسار کے ساتھ۔ جس علم و فراست کے ساتھ اس محاذ پر حضرت خلیفۂ ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ جنگ لڑی اسے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک زبردست بشارت آپؓ کو دی اور وہ یہ تھی کہ ہم تمہیں یہ توفیق دیں گے کہ تم خلافت کو جماعتِ احمدیہ میں اِس قدر مستحکم کر دو گے کہ آئندہ اس قسم کا فتنہ جو مارچ ۱۹۱۴ء میں جماعت میں پیدا ہوا پھر کبھی پیدا نہ ہو گا۔ ۱۹۱۴ء میں آپ کو کچھ معلوم نہیں کہ کتنی زندگی ہے۔ دس سال بیس سال پچاس سال باون سال کتنی دیر خلافت کرنی ہے۔ اس کے بعد کیا حالات ہوں گے۔ اپنے حالات کا بھی کوئی پتہ نہیں۔ اور پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہو گا وہ جب مرے گا تو اس کے بعد کیا حالات ہوں گے یہ بھی نہیں جانتے۔ یہ انسان کا کام نہیں۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے علم نہ دیا جائے۔ اس کے باوجود ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۂ ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ لکھا ذرا غور سے سُنیں:۔

"اِس وقت دشمن خوش ہے کہ احمدیوں میں اب تفرقہ پڑ گیا ہے"۔

یہ جنگ ہو رہی تھی۔ یہ جھگڑا تھا کہ خلیفہ ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے کہ خلیفہ ہونا چاہیئے۔ اور اُن لوگوں نے تو وقت سے پہلے ہی خلافت کے خلاف ٹریکٹ چھپوا کر رکھے ہوئے تھے جن کی اشاعت بعد میں کی۔ اس چیز کو دیکھ کر کہ یہ شماتت اعداء کا موجب ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ تو یہ تھا کہ میں اسلام کو تمام دنیا پر غالب کروں گا اور یہ غلبہ تین صدیوں کے اندر اندر تمہیں نظر آ جائے گا۔ لیکن ہو یہ رہا ہے کہ حضورؑ کی وفات کے بعد ابھی چھ سال نہیں گزرتے کہ جماعت میں شدید تفرقہ پڑ گیا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی شخص ظاہری سامانوں کو دیکھتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتا کہ جماعت زندہ بچ نکلے گی۔ تو آپؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت دشمن خوش ہے کہ احمدیوں میں تفرقہ پڑ گیا ہے اور یہ جلد تباہ ہو جائیں گے۔ اور اس وقت ہمارے ساتھ زلزلوا زلزالا شدیداً والا معاملہ ہے یہ ایک آخری ابتلاء ہے۔ جیسے کہ احزاب کے موقعہ کے بعد پھر دشمن میں یہ جرأت نہ تھی کہ مسلمانوں پر حملہ کرے ایسے ہی ہم پر یہ آخری موقع اور دشمن کا (آخری) حملہ ہے۔ خدا تعالےٰ چاہے ہم کامیاب ہوں تو پھر دشمن ہم پر حملہ نہ کرے گا بلکہ ہم دشمن پر حملہ کریں گے۔ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے احزاب (کے موقع) پر فرمایا تھا کہ اب ہم ہی دشمن پر حملہ کریں گے اور اسے شکست دیں گے۔ اور دشمن کبھی پھر حملہ آور نہ ہو گا۔"

"یہ آخری ابتلا ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ دشمن کو پھر کبھی خوشی کا موقع نہ ملے گا۔"

پہلے آپ نے فرمایا کہ دشمن اس لئے خوش ہے کہ احمدیوں میں تفرقہ پڑ گیا ہے۔ یہ جلد تباہ ہو جائیں گے۔ اب آپ فرماتے ہیں۔ کہ دشمن کو پھر کبھی خوشی کا موقعہ نہ ملے گا۔ یعنی دشمن کو کبھی یہ دیکھنا نصیب نہ ہو گا۔ کہ احمدیوں میں تفرقہ پڑ گیا ہے اور ان کی تباہی کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں :۔

"جنگیں تو احزاب کے بعد میں بھی ہوتی رہی ہیں لیکن پھر دشمن کو یہ حوصلہ نہیں ہوا۔ کہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو۔ اسی طرح یہ آخری فتنہ ہے۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ یہ فتنہ احزاب والا ہے۔ جس طرح وہاں صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی حالت تھی وہی اب یہاں ہماری حالت ہے۔ اور جو اُس وقت دشمن کی حالت ہوئی۔ وہی اب (ہمارے) دشمن کے ساتھ ہوگی۔ تمہیں چاہیئے کہ تم آگے بڑھو اور دعاؤں میں لگ جاؤ"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

آپ نے یہ پیشگوئی ۱۹۱۴ء میں کی تھی۔ کہ اس وقت ہمیں جماعت میں شدید تفرقہ نظر آتا ہے۔ اور شماتتِ اعداء کا باعث بن رہا ہے۔ اور دشمن خوش ہیں اور خوشی سے بغلیں بجا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی تمام پیشگوئیاں غلط ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ جو جماعت اس طرح متفرق ہو جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور آپس میں اختلاف کرنے لگ جائے۔ اور پراگندہ ہو جائے وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔

لیکن حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی وقت یہ بھی فرما دیا تھا، کہ تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ یہ خوشی دشمن صرف ایک دفعہ دیکھ سکتا تھا۔ اور وہ اس نے دیکھ لی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کرے گا۔ کہ دشمن تھوڑا بہت حملہ تو کرے گا۔ شاید تھوڑا بہت نقصان بھی پہنچا دے احمدیوں کو تکلیفیں بھی دے سکتا ہے ان سے ایثار اور قربانی کے مطالبے بھی اس کے مقابلہ میں کئے جاویں گے لیکن یہ تم کبھی نہ دیکھو گے۔ کہ ہم ارمارچ ۱۹۱۴ء والا تفرقہ اور پراگندگی جماعت میں دشمن کو پھر نظر آئے۔

اب جب خود آپؓ کا وصال ہوا۔ تو ہم اس کے بعد کے دنوں کے حالات کو دیکھتے ہیں، ہر احمدی ایک موت کی سی حالت دیکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک احمدی کے دل میں حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی اتنی محبت پیدا کی تھی اور پھر آپ کو احباب جماعت پر اس کثرت اور وسعت کے ساتھ احسان کرنے کی، ان کے غموں میں شریک ہونے کی، ان کی خوشیوں میں شامل ہونے کی، ان کی توقعات کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کرنے کی اس قدر توفیق دی تھی کہ ہر شخص سمجھتا تھا۔ کہ گویا آج میری ہی موت کا دن ہے بعض احمدی حضور کی اس بیماری کے دوران اپنی کم علمی کی وجہ سے، بعض نادانی کی وجہ سے، بعض کمزوری کی وجہ سے اور شاید بعض شرارت کی وجہ سے بھی اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے جو ہمارے کانوں میں بھی پڑتی تھیں کہ گویا جماعت میں بڑا تفرقہ پیدا ہو چکا ہے لیکن یہ باتیں اس وقت سے پہلے تھیں۔ جب اس موہوم تفرقہ نے اپنا چہرہ دنیا کے سامنے دکھانا تھا جب وہ وقت آیا۔ تو وہ لوگ جو یہاں تھے وہ گواہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک شخص شاہد

ہے اس بات کا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان سے فرشتوں کی فوج بھیجی ہے۔ اور اس نے جماعت احمدیہ پر قبضہ کر لیا ہے اور جس طرح گڈریا بھیڑوں کو گھیر لیتا ہے۔ اسی طرح اس فوج نے ہم سب کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور کہا کہ ہمیں اس لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ ہم تمہیں بھٹکنے نہ دیں۔ اس وقت کسی کے دماغ میں یہ خیال نہ تھا کون خلیفہ منتخب ہوتا ہے یا کون نہیں۔ لیکن ہر دل یہ جانتا تھا۔ کہ خلافت قائم رہے گی اور خلیفہ منتخب ہو گا۔ اور خلافت کی برکات ہم میں جاری و ساری رہیں گی

چند دن پہلے ہماری ایک احمدی بہن نے خواب دیکھی۔ غالباً حضور رضی اللہ تعالےٰ کی وفات سے دو دن یا تین دن پہلے کی بات ہے۔ یعنی اُس شام سے پہلی رات جب یہاں اجتماعی دعا ہوئی ہے اس بہن نے خواب یہ دیکھی کہ مسجد مبارک میں بہت سے احمدی جمع ہیں اور بڑی گریہ وزاری کے ساتھ دعا کر رہے ہیں۔ وہ کہتی ہے۔ کہ جب میں نے مغرب کی طرف نگاہ کی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ سینکڑوں ہزاروں فرشتے سفید لباس میں ملبوس بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتے چلے آ رہے ہیں اور وہ دعا کرنے والے انسانوں کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں اور اس طرح اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرنے لگ گئے ہیں۔

اس دن تو ہم نے یہ خیال کیا کہ اگر خدا چاہے۔ اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے تو وہ حضور کو صحت عطا کر سکتا ہے۔ وہ بڑی طاقتوں اور قدرتوں والا ہے۔ چنانچہ یہاں اجتماعی دعا کا انتظام کیا گیا۔ اور بڑی گریہ وزاری کے ساتھ دعا کی گئی۔

لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ جو نظارہ اُس دن اس کو دکھایا گیا۔ وہ اُس اجتماعی دعا کے وقت کا نظارہ نہ تھا۔ بلکہ اس شام کا نظارہ تھا۔ (مغرب کے بعد کا) جس شام کو مجلس انتخاب کے ممبر مسجد مبارک کے اندر مشورہ کر رہے تھے۔ اور بوجہ ممبر ہونے کے میں اور خاندان کے بعض دوسرے افراد بھی اس میں شامل تھے۔ لیکن خدا شاہد ہے کہ اس کارروائی کا بیسواں حصہ بھی میرے کان میں نہیں پڑا۔ کیونکہ ہم لوگ پیچھے بیٹھے یہ دعا کر رہے تھے کہ اے خدا! جماعت کو مضبوط اور مستحکم بنا۔ اور خلافت کو قائم رکھ! اور دل میں یہ عہد کیا تھا کہ جو بھی خلیفہ منتخب ہو گا۔ ہم اس سے کامل اتباع اور اطاعت کا حلف اٹھائیں گے اور جماعتی اتحاد اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کو دیکھ دیکھ کر خوشی خوشی ہم واپس جائیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں تفرقہ پیدا نہیں ہوا۔ اور ہمارا جو فرض تھا آرام کے ساتھ ہم اس سے سبکدوش ہو گئے

اس مسجد میں جو لوگ بھی اس اجلاس میں شامل تھے۔ میرا یہی احساس تھا کہ ان میں سے کوئی شخص بھی وہ نہ رہا تھا جو پہلے تھا۔ یعنی اس کے دماغ پر بھی اللہ تعالےٰ کا تصرف تھا۔ اس کی زبان پر بھی خدا تعالےٰ کا تصرف تھا نہ کوئی بحث ہوئی اور نہ ہی کوئی جھگڑا۔ سب ایک نتیجہ پر پہنچ گئے اور اللہ تعالےٰ نے اس طرح پر یہ پیشگوئی پوری کی کہ یہ آخری ابتلاء ہے۔ دشمن اس قسم کی خوشی پھر نہ دیکھے گا۔

چنانچہ بعض غیر مبائع اکابر کو یہ کہتے بھی سنا گیا ہے کہ سچی بات یہی ہے کہ خلافت کے بغیر جماعت ترقی نہیں کر سکتی اور اگر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ انتخاب خلافت کے متعلق اس قسم کے قواعد بنا جاتے جو حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت پر احسان کرتے ہوئے بنائے۔ تو پھر ۱۹۱۴ء والا تفرقہ پیدا ہی نہ ہوتا۔

تو حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو جو اللہ تعالےٰ نے بتایا وہ ایک زبردست پیشگوئی تھی کہ ہم تجھے توفیق دیں گے۔ کہ تم جماعت کی تربیت ایسے رنگ میں کر سکو کہ جب تمہیں ہمارا ابلاوا آوے تو تمہیں یہ غم اور فکر نہ ہو۔ کہ جب میں اس گھر میں داخل ہوا تھا۔ تو اس وقت بھی ایک فتنہ تھا۔ اور جب میں اس گھر سے جا رہا ہوں تو اس وقت بھی ایک فتنہ چھوڑ کے جا رہا ہوں۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے آپ کو تسلی دی تھی۔ کہ جب تم اس دنیا کو چھوڑو گے تو یہ فتنہ کبھی پیدا نہ ہو گا۔ جس کو تم نے شروع میں دیکھا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں نے اپنا کام دکھایا۔ اور جماعت کو اس طرح متحد اور متفق کر دیا۔ کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مصرع کہا ہے۔ "ہر سینہ شک سے دھو دیا۔ ہر دل بدل دیا"

یہ وہ نظارہ تھا۔ جو ہمیں اس وقت نظر آ رہا تھا۔ مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے لوگوں میں بھی اور باہر بیٹھے لوگوں میں بھی۔ ہر آدمی کی اپنی طبیعت، اپنا خیال اپنی سوچ و بچار، اپنا فکر و تدبر ہوتا ہے لیکن وقتِ انتخاب وہ اپنا وجود کلیۃً کھو بیٹھے تھے اور کسی اور ہی کی گرفت میں تھے۔ اور وہی

مجھ کر رہے تھے جو خدا ان سے کروانا چاہتا تھا۔

تو اس طرح آپ دوستوں نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ سفارش کی کہ اس عاجز بندے (خاکسار ناصر احمد) کو وہ اگر پسند کرے تو آپ کا ایک خادم بنا دے اور خدا تعالیٰ نے آپ کی درخواست کو قبول کیا اور مجھے آپ کا خادم بنا دیا۔

اس معنے میں خادم کہ جس طرح باپ اپنے بچوں کی خدمت کرتا ہے یا جس طرح ماں اپنے بچوں کی خدمت کرتی ہے ایک ماں اپنے بچے کے گوہ کے پوتڑے بھی دھوتی ہے لیکن کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ وہ چوہڑی اور حلال خور ہے۔ ایک باپ اپنے بچے کو کندھے سے لگا کر جب اس کے پیٹ میں تکلیف ہو ساری رات ٹہلتا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اسے سکون حاصل ہو اور وہ آرام سے سو جائے لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایک مزدور ہے

تو آپ بھی دعا کریں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک باپ سے بڑھ کر مجھے آپ کی خدمت کی توفیق دے۔ ایک ماں سے بڑھ کر آپ کی خدمت کرنے کی مجھے توفیق دے اور خدا تعالیٰ کی قسم میں آپ سے اس کے بدلہ میں کسی چیز کی توقع نہیں رکھتا وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جن دینی کاموں میں آپ کا تعاون ضروری ہے ان کاموں میں آپ میرے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور اپنی دعاؤں میں ہمیشہ مجھے یاد رکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں گے کہ جب میں دنیا کو چھوڑ کر اپنے رب کے حضور جاؤں تو وہ مجھ سے ناراض نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے کہ میں سرخرو ہو کر اس کے حضور پہنچوں اور اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں آپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے دکھوں اور غموں کو اپنی دعاؤں سے دور کر سکوں۔ میں تو انتخاب کے وقت سے ہی خاص طور پر یہ دعا کر رہا ہوں کہ اے خدا میری دعاؤں کو قبول کر!

چونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے ہزاروں ایسے ہوں گے کہ چھوٹی یا بڑی تکالیف میں مجھے لکھیں گے اور کہیں گے کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ تو میری دعا ہے کہ ایسے موقع پر میرا خدا مجھے شرمندہ نہ کرے۔ بلکہ اس ذمہ داری کے نبھانے کے لئے قبولیت دعا کی جو ضرورت ہے وہ قبولیت دُعا کا نشان مجھے عطا کرے اس لئے نہیں کہ میں اس ذریعہ سے دنیا کے مال و اسباب حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں آپ کے دکھوں اور دردوں اور تکلیفوں کو دور کر سکوں اور آپ کی ترقیات کی جو خواہش میرے دل میں پیدا کی گئی ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے سامان پیدا ہو جائیں اور خدا کرے ہمارا یہ قافلہ اسی اتحاد اور اتفاق کے ساتھ دنیا کے تمام ملکوں میں، دنیا کے تمام شہروں میں، اور ان شہروں کے ہر گلی کوچہ میں بڑھتا چلا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ منشاء پورا ہو کہ اسلام دنیا پہ پھر غالب آ جائے گا،

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس کی توفیق دیتا رہے آمین۔

کشمیر کا مسئلہ صرف ایک بنیاد پر طے ہو سکتا ہے اور وہ ہے عوام کا حقِ خود اختیاری

قومی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی سے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا خطاب

راولپنڈی، ۱۷ نومبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ صرف اسی بنیاد پر طے ہو سکتا ہے کہ کشمیر کے عوام کو خود اختیاری کا حق دیا جائے۔ آپ کل قومی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی سے خطاب کر رہے تھے آپ نے پاکستان پر ہندوستان کے حملہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا پاکستان پر ہندوستان کے حملہ کی اصل وجہ یہ تھی کہ ہندوستانی لیڈروں نے پاکستان کے وجود کو ابھی تک دل سے تسلیم نہیں کیا ہے۔

سترہ روزہ جنگ میں پاکستان کی بہادر فوجوں نے جو شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں صدر ایوب نے ان کی تعریف کی ۔۔۔ اور کہا اگرچہ ہماری فوجوں کا اپنے سے کئی گنا بڑی فوج سے مقابلہ تھا، پھر بھی انہوں نے اپنے مقصد کی سچائی اور ایمان کی قوت کے بل پر دشمن کے سب منصوبے خاک میں ملا دیئے اس موقع پر پاکستان کے عوام نے جس اتحاد اور حب الوطنی کے جذبہ کا ثبوت دیا اور قربانی و ایثار کا جو شاندار نمونہ دکھایا صدر نے اس پر انہیں بھی خراج تحسین پیش کیا اور کہا پاکستانی قوم اس آزمائش میں سے زیادہ طاقتور اور زیادہ متحد ہو کر ابھری ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو ذیل کے ٹنڈرس کے واسطے کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹور کی مختصر تعداد و تفصیل کے	ٹنڈر فارم کی قیمت معہ خرچہ ڈاک و پیکنگ (ناقابل واپسی)	خاکہ جات/سپیسی فیکیشنز (اگر مطلوب ہوں) تو درخواست دینے پر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس ایمپریس روڈ لاہور سے حسب ذیل قیمت کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں۔	تاریخ فروخت	مطلوبہ تاریخ و وقت	کھلنے کی تاریخ و وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۔	P6/345/D6-65 مختلف سائزوں کے براس سٹرینرز (۱۰ آئٹم)	۱۵/-	×	۱۱ ۱۱/۶۵ تا ۱ ۱۲/۶۵	۲ ۱۲/۶۵ کو ۸ بجے صبح	۲ ۱۲/۶۵ کو ۸½ بجے صبح
۲۔	P7/176/6-65 مختلف اقسام اور سائز کے پائپ کاسٹ آئرن = ۱۶۷۰ عدد	۲۰/-	×	۱۰ ۱۱/۶۵ تا ۱ ۱۲/۶۵	۲ ۱۲/۶۵ کو ۸ بجے صبح	۲ ۱۲/۶۵ کو ۸½ بجے صبح
۳۔	P6/398/D7-65 الیکٹرک موٹر ڈریون ڈیپ ویل ٹربائن اور سنٹری فیوگل پمپ (۶ آئٹم)	۱۵/-	۱۱/-	۱۱ ۱۱/۶۵ تا ۲ ۱۲/۶۵	۴ ۱۲/۶۵ کو ۸ بجے صبح	۴ ۱۲/۶۵ کو ۸½ بجے صبح۔
۴۔	P3/258/D4-65 مختلف اقسام اور سائزوں کی فاکٹنگز ۲۰۴۵۰ عدد	۱۰/-	۴/-	۱۰ ۱۱/۶۵ تا ۶ ۱۲/۶۵	۷ ۱۲/۶۵ کو ۸ بجے صبح	۷ ۱۲/۶۵ کو ۸½ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر تک ماسوائے جمعہ مندرجہ بالا رقم کی نقد ادائیگی یا منی آرڈر ارسال کرنے پر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈرز۔ چیک بنک ڈرافٹس۔ گارنٹ بانڈز۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس مندرجہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے)

صرف انہی ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیش کشوں پر غور کیا جائے گا

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ ٹنڈر یا اس سے متعلق استفسار یار قسم زیر دستخطی کے نام پر ارسال نہ کی جائے

اے حمید ستارہ خدمت۔ پی۔ آر۔ ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور،

(NF(L) 9675

۸۵
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی
اسسٹنٹ کاٹن ماکسنٹ
پوسٹ بکس ۸۷ ملتان

۵۲ ۔۔۔ ۱۱ ۔۔۔